السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اور مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے متعلق کہ ایک شخص بنام عاشق حسین نے اپنی دادی کا اس وقت دودھ پیا کہ جب وہ دودھ اس کی غذا تھی اور اس دودھ کی مقدار بہت زیادہ ہے، یعنی عشر رضعات سے بھی زیادہ ہے اور وہ دودھ اس کی دادی کو غیر فطری طور پر ہوا تھا۔ اب سوال یہ ہے کہ عاشق حسین اپنے چاچے محمد علی کی کسی بچی سے شریعت اسلامی کے مطابق نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت مسئولہ میں عاشق حسین اپنے چچا محمد علی کا رضاعی بھائی ہوا اور محمد علی کی سب بیٹیاں اس کی رضاعی بھتیجیاں ہوئیں اس لیے یہ رشتہ عاشق حسین کے لیے اسی طرح حرام ہے جس طرح نسبی رشتے اس لیے یہ نکاح شرعاً درست نہیں۔

(1) :......اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

حُرِمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُم مِّنَ الرَّضَاعَةِ (النساء:٢٣)

''یعنی اللہ تعالی نے تمہارے اوپر تمہاری......اور رضاعی بہنیں حرام قرار دیا ہے۔''

(2) :......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

((الرضاعة تحرم ماتحرم والولادة))(صحیح بخاری مسلم)

''کہ نسب سے جو رشتے حرام ہوتے ہیں وہ رضاعت سے بھی حرام ہوجاتے ہیں۔''

اس معنی میں مندرجہ ذیل روایات بھی وارد ہوئی ہیں۔

(3) :......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

((اِن اللہ حرم من الرضاع ماحرم من النسب))(رواہ احمد والترمذی وصححہ)

(4) :......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

((قالت اِن عمہا من الرضاعة اِستاذن علیہا محبتة فأخبرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہا لا تحجبی منہ فاِنہ یحرم من الرضاعة م یحرم من النسب))(صحیح مسلم کتاب النکاح)

اس آیت اور احادیث سے ثابت ہوا ایسی صورت میں ایسا نکاح باطل ہے، اس لیے یہ رشتہ ختم کیا جائے اور یہی شریعت کا حکم ہے۔

نوٹ :......شریعت میں رضاعت کے ثبوت کے لیے دودھ کا قدرتی اور غیر قدرتی طور پر پیدا ہونا وغیرہ کوئی قید مذکور نہیں ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 451